اول ہی نام اللہ کا سرتاج ہے

بتوفیق رفیق خلاق انس و جان نسخہ

الحمد للہ والمنہ کہ درین ایام میمنت فرجام

قصہ

سوداگر بچہ

مع تصویر

حسب فرمائش تاجران کتب چوک شہر لکھنؤ

در مطبع فیض محمدی لکھنؤ رونق مطبوع یافت

دوسرا نام رحمن جس کا بیڑا پار

الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں

الٰہی بخشش کا طلبگار ہوں

الٰہی یہ قدرت بڑی ہے تری

کہ دیتا ہے روزی جہاں بھر

الٰہی تو صاحب میں بندہ ترا

بزرگی ہو تجھ کو ...

نبی سرور کائنات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول نام اللہ کا سرتاج ہے

وہ اول اور آخر رہیگا جو ہے

وہ قادر ہے قدرت سے جو کچھ کرے

الٰہی میں تیری صفت کیا کروں

جو چاہے تو رائی کو پربت کرے

الٰہی مری تجھ سے ہے آرزو

تو بخشے یہ اپنے سدا رحم سے

میں قدرت تیری بیان کیا کروں

جو تو یہ کرے اور تجھ سے ڈرے

سب راہ تیری میں سنگ ہیں

جنہوں نے تری راہ میں سر دیا

دو عالم میں جسکا چراغ ہے

جو دنیا میں آیا بیگانہ ہو کے

وہ بخشیگا اوسکو جو دوست ہو ترا

یہ قدرت زبان کو بیان کیا کرو

اور پربت کو ناچیز کرے

کرو دنیا اور عقبیٰ میں رکھ آبرو

نظر رحم سے کرے اسکی خبر

تو رزاق مطلق ہے میں سرنگوں

دو عالم بخشے سے جسے یا مر سے

بنا دین تجھ سے کو شکت پھرین

انہوں نے کمالی کو پورا کیا

[illegible]

چلا دیکھنے کو وہ نا مجو
کیا گشت ہر سو بازار کو
کیا شکر سو اسکا ہم صبح و شام
ہو ہر خلق پر عدل و رحم نہین
کیا عورہ مین ... بے نظیر
لگا ہے ... سلطان امیر

کہ ڈھونڈھون کسی چور پٹ مار کو
نہ پایا کسی شور پٹ مار کو
کہ ہی امن مین سب رعیت تمام
کوئی ظلم ظالم سے پرغم نہین
کرون سیر کہ مین محلہ وزیر
جو گذرا وہ طرف مکان وزیر

قلندر شاہ کا اسطرف جا پڑا
کھڑا دیکھا اک نازنین نوجوان

تو دیکھا جوان اک مسلح کھڑا
جو انکی طرف کو ہوا وہ روان

کہا تو مین اس شہر کا کوتوال
جو کچھ ہو ... کیا ... حال

[illegible]

کہا او شہنشاہ ... اپنا حال
کہ دزدا کر دنگا مین اپنا جواب

کہا شاہ نے طفلک بے خبر
پکڑ چور کو جس نے چھوڑا اگر

جوانمرد بولا کہ اے نیکنام
ہوں تاجر کا بیٹا فلانے مقام

اگر بھیجو مجھکو گھر کیطرف
خدا کو جو مانو تو ہے اک حرف

مرا باپ تجھکو ضمان دیویگا
ضمان دیکے تجھکو امان لیویگا

کرے ورد بیٹے ہو مجھکو اس
ضمان لیگا وہ تم چلو اوسکی پاس

کیا شاہ نے دل میں اپنے خیال
سہلا دیکھیے باپ کا اوسکے حال

پکڑ ہاتھ اوسکا لے آگے دھرا
چلا جاکے ڈھونڈ پہ حاضر کیا

جوانمرد کا باپ مقبول تھا
خدا کی عبادت میں مشغول تھا

خبر جب ہوئی اوسکو یہ مرد کون
کہا اوس نے آکے ٹک ہو درد سون

عبادت میں ہو لگ تھا میں تمام
ستایا جو تجھکو کیا ہے کام

کہا ہے نہیں اس شہر کا کوتوال
نہیں دیکھتا تو پسر کا یہ حال

کہا لیجلو تم پدر کے حضور
تجھے دینے ضامن یہ آیا ہے پور

کہ اسوقت مجھکو پڑا زور ہے
کہ چوری میں پکڑا پڑا چور ہے

[illegible]

مرا اس محل مین اک یار ہے — ہمیشہ جدا اسکا غمخوار ہے
جوان خوب خصلت ملکزادہ نام — وہ شاید کہ آجاے اس وقت کام
عجب کیا ہو گر ہووے ضامن مرا — کہ ہے ایک جان اور ایک تن مرا
خبر یار میری جو پاتا کہین — تو بیشک وہ یہ سنکر آتا یہین
چلو مجکو لیکر کرے گا وہ غور — کہ دنیا مین میرا نہین کوئی اور
کہا شہ نے او سفلہ بے خبر — کہ مان باپ کو ہے زیادہ تر
پدر سے بڑا کیا ترا یار ہے — کہ دنیا مین جسکا بڑا پیار ہے
کہا باپ نے گو دکھ پایا غم — پر اس یار سے ہی امید کرم
کیا غور دلمین یہ سلطان نے تب — کہ دیکھین چلو دوست کو اسکے اب
پکڑ لیچلا وہ جہان یار تھا — محبت کا گویا وہ گھر بار تھا
وہ اک یار سوتا تھا آنند مین — دگر یار سلطان کی تھا بند مین
یکے یار تھی یکے بدمست تھا — دگر یار کا بند مین دست تھا
یکے یار کا دل بغل بیچ تھا — یکے یار کا دل محل بیچ تھا

کہا سونپتا ہوں خدا سی ڈرو — کہ جسوقت چاہون لے حاضر کرو

پکڑ ہاتھہ اوسکا گیا لیکے گہر — لگا پوچہنے کہ کیا تہا کدہر

مگر یار را باتوان حال خویش — کہ ای یک تیرا آنچہ آمد بہ پیش

کہا شہ نے دل پیچ ہم جیسے ہین — سنین باتین آپس مین جو بیدین

وہ دو یار خلوت مین ہمراز تہے — چہپے شاہ بہی واپنہ دمساز تہے

بگفتا ای فلان حال من گوش کن — دلے لب بریں راز سر پوش کن

کہا ہون مین مشتاق دخت وزیر — کہ جگ مین نہین کوئی اوسکا نظیر

عجب نازنین ہے وہ ماہ جبین — کہو نہین پری اوسکو یا حور عین

تو وہ زلف کافر ہے دلکو مار — کہون رشک سنبل کہ مشک تتار

وہی بال ہمہ دلکو زنجیر ہے — مرے جیکے پہندیکی تدبیر ہے

وہ آنکھین ہر اک اوسکی صیاد ہین — مژہ جو ہین وہ تیر فولاد ہین

بہوین کج کمان یار صید ہین — کرو یندار سب مائل دید ہین

نگہ وہ اگر اپنی ترچہی کرے — تو سینہ پہ عاشق کی بجلی گرے

[illegible]

ہوا تھی جی الفت مجھ اسکے ساتھ — خدا جانتا ہی نہیں اور بات

یہی راست بازی مین مین سے کہا — وہی ہوگا جو ہی کرم مین لکھا

اگر حکم تیرا ہوا سو وقت پر — تو جھٹ جاکر محل پر کرون گی نظر

فلانے مرے دلکو راحت تو دے — ملون جا کی ٹک مجکو رخصت تو دے

کہ جبتک نجاؤنگا مین جان نثار — رہیگی پری وہ مری انتظار

کہا یار نے اک پری دوست سے — کہ پھر تا کوئی آن روکی تجھے

کہا عشق مین جسنے ہی سر دیا — ہمیشہ خوشی سے وہ جگ جگ جیا

رضا دی یہ تب یار نے یار کو — کہ جاکر ملو اپنے دلدار کو

چلا ہوکے رخصت ادہر مرزا جو — کہ رہتا تھا سینہ مین تنگ زرد وہ

سیہ پوش سنکر کے بیحال ہو — چلا آزمانے اس حوال کو

جوان پر پری کا جو جوش تھا — کسیکی خبر اور نہ کچھ ہوش تھا

شتابی سے جاکر محل پر چڑہا — وہ سلطان جہان کے جھٹ کھڑا ہوا

کیا شاہ نے دل مین پھر مکر یون — کہ گوشے مین جھٹ کھڑا ہو

[illegible]

یہ باتون کو سنکر ہوئی بیقرار ‎ ‎ بہا اشک وینلگی زار زار
حقیقت سنی یارنے یار کی ‎ ‎ جدائی کو سنکر پریشان ہوئی
کیا چاک جامہ گریبان پکڑ ‎ ‎ لگی مارنے ہاتھہ بالاسے سر
پکڑ چوٹی کو سو کئی تار تار ‎ ‎ لگی کہنے اوس سے کہ ای گلعذار
کہ تجہہ بن اکیلی مین کیسے رہون ‎ ‎ جو ٹک مین نہ دیکہون تو کیسی جیون
مرے واسطے تو کسالا سہی ‎ ‎ غضب ہے جو تم بن مری جان رہے
مجھے رین ظالم یہ جوگن ہوئی ‎ ‎ نجانون مرے جیکو جوگن ہوئی
کہ بابی فلک نے مجھے کیا کیا ‎ ‎ کیا مجکو غمگین مرا جی لیا
ارے او فلک ہے بڑا بیوفا ‎ ‎ تجھے دردمندون کا کیا غم ہوا
ترے ظلم سے ہوگئی چشم کور ‎ ‎ مرے یار کو مجہہ سے کرتا ہی دور
یہ دل جسنے باندھا دل آرام سے ‎ ‎ وہی جیتا ہے چین آرام سے
محبت لگا مجکو حیران کیا ‎ ‎ کہ عشق زلیخا پریشان کیا
ہو حسد حیف دلکو مرے بار بار ‎ ‎ رہو مین اکیلی نہو پاس یار

[illegible]

نشانی بتا کیا و کہا کون تجے
کہ اسوقت جانونگی کیسے مجے

کہا میری بیٹی ہو جسجا گھڑی
ہین سیاہ بانا تو ہونا گھڑی

کہا اسوقت پہ بچکہ یون کر نگاہ
ہین سیاہ بانا ہو گھوڑا سیاہ

گلے لگکے روئی وہ پاون پڑی
اوٹھی نازنین ہاتہ جوڑی کہڑی

وہان سو وہ رخصت ہوتا جر چلا
گلے لاگ رہ کر وداع ہو چلا

شتابی سے آیا پلا یار کون
حقیقت کہی سیر دلدار سون

کہا یار نے بات سانچی کہی
لبن اب سو رہو رات تہوڑی رہی

سر اسکا اوٹہا اپنا زانو دیا
جو نیند آئی اوسکو تو غافل ہوا

ہوا صبح صادق کی شب ہو گئی
موذن نے اوٹہکر اذان تب کہی

اوٹہا شاہ اوسوقت وقت سحر
ہوئی اوسکی وٹہنے کی سبکو خبر

مقفل ہے اوسنے یہ کیا کام خاص
سب ارکان دولت کہڑی عام خاص

نظر کرچہ دیکہا شہ بے نظیر
کہ مجرےکو حاضر ہوئی سب امیر

غصّہ سے ہوا حکم تب شاہ کا
جہانتک ہین بہجون یہانکو تو جا

[illegible]

وہاں پہونچ دیکھی تھی سولی کہڑی
کہا بادشاہ نے اسے لیکے جاؤ
ست تاقی نگر باد ادیکر
ہوا شہر میں جب یہ غوغا و شور
تماشے کو خاطر بہت بہیڑ تھی
سو کل کو تھا دہیان تلوار کا
سنی نازنین نے جب اوسکی خبر
کہا نازنین نے دوا کو بلا
سجا سر پہ چیرا اسے نیام کا
کیا سیاہ جامہ سیاہ راہوار
چڑہا یار کا دوستی سے غم کیا
گئی لیکے گہوڑا مقابل کھڑی

تماشے کو سب خلق جا کر اڑی
میں جب آن تب کہا سولی چڑہاؤ
چڑہانے میں سولی کے تاخیر کر
کہ تا جو یہ رات یکرا سے چڑہ
جہاں کو نہ یار کے چیڑ تھی
جوان منتظر تھا یار کا
ارادہ کیا چلنے کا پہر ادہر
کہ دیکھوں گی میں بہی تماشے کو جا
نہ تھا دوسرا کہ کے دام کا
لگا کر کہ تہرا ہوئی وہ سوار
چلی یاد کر کی کہاں سے پیا
وہ ائی مگر جیسے شیرین پڑی

اشعار فارسی

اشعار فارسی

جو کرامت ظاہر کر دو دو
یہیں ہم جو بیٹھے وہی جا ہو
حقیقت انھن کی سبھی ہم بیان
جو عاشق ہیں صادق بڑو زندگیان
عجب ... شرتے وہی ہے صدق ج
شتابی سے دونوں کو لو نکال
ملایا جوان کو ... د ا
وہیں بیچ ... پیر کو دی بنا

جو فرزند کہا دو دیکھا ہم قبول
کہ جو حضرت کا لکھا ہے سن ہو وصل
وہ خلق سا ... جی تا ... گی
دی خلق سب مل ... ہوئی
جہاں ہم طرف سے شادی و نشاد
سلامت مبارک پکارا پکار

قصہ سرو اگر بچہ

[illegible]

جہاں ہم جو ... سے گلے بیچ وہان
دہم ... طنبور ستار رنگیان
کہیں ناچ ہے رنڈیان ہر طرف
خوشی کا ہوا شور دونل ہر طرف
یہ تھا عدل سلطان محمود کا
نکال اوس سے او دون دونا کردیا
غرض عشق ظاہر کا تھا یہ ظہور
... جب ... دور

بسم ... عشق ...
یہیں پہ بیگ عشق ...
بڑی کل جو حقیقت کا ادا ہو بار بار
خدایا بخش ہر بی ذوہ مرام
کیا شاہ ہمدان نے قصہ تمام
خدایا کرم بخش سدا خوش کلام
محمد نبی پر درود و سلام

کہ بادشاہ نے طلب ... بیٹے کی
یہ حضرت سلامت ہی بیٹی سری

قطعہ

محبت کو ہے عقل و دانش سے بیر
محبت دکھاتی ہے جنگل کی سیر

ملاتی ہے یہ کوہ سے کاہ سے
جھکاتی ہے یہ ہی کنوئیں چاہ

اسی سے ہے گل کا جگر پاش پاش
اسی سے ہے دم بلبلوں کی معاش

ہوا قیس مجنوں اسی کے سبب
دیا کوہکن کو اسی نے لقب

اسی سے ہوئی تلخ شیریں کی جان
یہی ہے زلیخا کا خواب گران

لگایا گلے اپنے قمری کے طوق
دیا ہے اصغر کو مجنوں پہ فوق

تمت

الحمد للہ والمنت کہ درین زمان نسخہ سوداگر بچہ مع تصویر
در مطبع فیض محمدی واقع شہر لکھنو باہتمام کمترین امانت علی
بماہ صفر سنہ ۱۳۱۱ ہجری رونق طبع یافت فقط

سوداگر بچہ